ادبیات

ظہورِ قدسی

(از جناب سید مقبول حسین صاحب وصل بلگرامی)

اللہ اللہ کیا یہ سماں ہے دنیا اِس دم رشکِ جناں ہے
بادِ بہاری نور فشاں ہے (۱) کیسی منور بزم جہاں ہے

بزم جہاں ہے طور کی دنیا - طور کی دنیا، نور کی دنیا

نور کی دنیا اور یہ فضائیں ٹھنڈی ٹھنڈی مست ہوائیں
اُف یہ اچھوتی شوخ ادائیں (۲) جان کو لوٹیں، دل کو لبھائیں

رگ رگ میں اک لہر نئی ہے - گویا بجلی دوڑ رہی ہے

بجلی دوڑی، آئی تجلّی دوڑ کے بجلی، لائی تجلّی
چھائی ہر سو چھائی تجلّی (۳) جزو کل میں پائی تجلّی

نور تجلّی، صورت جلوہ - اللہ اللہ کثرتِ جلوہ

کثرتِ جلوہ اور یہ ساماں نکلیں امیدیں، نکلے ارماں
غرقِ تحیّر عالمِ امکاں (۴) قدرتِ یزداں! تیرے قرباں

تیرے کرشمے ہمنے دیکھے - دیکھے، دیکھے، دیکھے، دیکھے

تیری ہی ہر سو جلوہ گری ہے دیدہ بےخود خوش نظری ہے
گل کے سر پہ تاجِ زری ہے (۵) کھیتی کھیتی ہری بھری ہے

ابرِ رحمت گھر کے آیا - سایہ کرنے خلق پہ آیا

خلق بھی کیا اترائی ہوئی ہے رخ پہ مسرت چھائی ہوئی ہے
موجِ صبا لہرائی ہوئی ہے (۶) اوج پہ قسمت آئی ہوئی ہے

دلکش، رنگیں، زیبا عالم - پیشِ نظر ہیں کیا کیا عالم

بادِ صبا پر چھائی ہے مستی صبح و مسا پر چھائی ہے مستی
ارض و سما پر چھائی ہے مستی (۷) ساری فضا پر چھائی ہے مستی

باغ نہیں ہے، میخانہ ہے - پھول نہیں ہے، پیمانہ ہے

ایک طرف سبزے کا لہکنا ایک طرف پھولوں کا مہکنا
ایک طرف مستوں کا بہکنا (۸) ایک طرف بلبل کا چہکنا

بھید ازل کے کھول رہا ہے - کس کا طوطی بول رہا ہے

طرفہ کھلے گل باغ میں ہر سو پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو
نرگس کی ہے آنکھ میں جادو (۹) سنبل کے ہیں مشکیں گیسو

شاخ ہے یا موتی کی لڑی ہے
زلفیں کھولے حور کھڑی ہے

جوش نہ کیوں تسنیم کو آئے رنگ و بو تکریم کو آئے
غنچہ و گل تعظیم کو آئے (۱۰) بادِ سحر تسلیم کو آئے
جاگ اٹھی ہر خوابِ وادی - رنگ ہو آب و تابِ وادی

اوج و رفعت والے چونکے دولت کے متوالے چونکے
شان و شوکت والے چونکے (۱۱) چونکے شہرت والے چونکے
کاہن چونکے، راہب چونکے - جملہ اہلِ مذاہب چونکے

رک گئیں سب طوفانی لہریں ہو گئیں سب پانی پانی لہریں
موج پہ ہیں ربانی لہریں (۱۲) مصروفِ تابانی لہریں
گرد و غبارِ غم دھو جائے - دہر کا روشن رخ ہو جائے

مکے کی شفاف ہوا ہے کوہِ فاراں طور بنا ہے
ذرہ ذرہ ہوش ربا ہے (۱۳) چپہ چپہ نور فزا ہے
نکلے دل کو چیر کے نعرے - گونج اٹھے تکبیر کے نعرے

نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر اور یہ تاثیر، اللہ اکبر
مایۂ تنویر، اللہ اکبر (۱۴) آیۂ تسخیر، اللہ اکبر
دہشت و جبل سے پوچھو ہیبت - لات و ہبل سے پوچھو ہیبت

حشر بپا ہے بتخانوں میں سب ظلمت کے ایوانوں میں
شاہوں میں اور سلطانوں میں (۱۵) کعبے کے کل دربانوں میں
کافر ڈر کر کانپ رہے ہیں
مشرک تھر تھر کانپ رہے ہیں

جن کے خدا ہوں کنکر پتھر ان کا ہو کیا کوئی یاور
دیر کا کیا حال ہے ابتر (۱۶) آتش خانے سرد ہیں بجھ کر
قیصر کسریٰ جنبش میں ہے - روحِ کلیسا جنبش میں ہے

حق کے جویا گھوم رہے ہیں گو اب تک محروم رہے ہیں
نقشِ ہدایت چوم رہے ہیں (۱۷) نشۂ نو سے جھوم رہے ہیں
جن و ملایک جھوم رہے ہیں - روحِ امیں تک جھوم رہی ہیں

سب بام و در جھوم رہے ہیں شیشہ و ساغر جھوم رہے ہیں
سرو صنوبر جھوم رہے ہیں (۱۸) خوش ہو ہو کر جھوم رہے ہیں
عرش و کرسی جھوم رہے ہیں - لوح و قلم بھی جھوم رہے ہیں

جھوم رہے ہیں حور و غلماں جھوم رہے ہیں خلد کے درباں
جھوم رہے ہیں کیف میں رضواں (۱۹) جھوم رہا ہے عالمِ امکاں
میکش بیخود، ساقی بیخود - ساقی بیخود، باقی بیخود

آدم بیخود، حوا بے خود موسیٰ بیخود، عیسیٰ بے خود
ادنیٰ بیخود، اعلیٰ بے خود (۲۰) دنیا بیخود، عقبیٰ بے خود
صانع نازاں، صنعت بیخود - قادر خنداں، قدرت بیخود

عرش پہ کیا کیا دھوم مچی ہے حیرت افزا دھوم مچی ہے
وہ ہے تماشا دھوم مچی ہے (۲۱) اس جا اس جا دھوم مچی ہے
دھوم مچی ہے دونوں جہاں میں
دھوم مچی ہے کون و مکاں میں

خلد کی زینت دید کے قابل — عرش کی رفعت دید کے قابل
شان و شوکت دید کے قابل (۲۲) کیفِ مسرت دید کے قابل
دید کے قابل بزمِ قدرت - دیکھے کوئی عزمِ قدرت

عزمِ قدرت، اللہ، اللہ — ربّی قوت، اللہ اللہ
صانع و صنعت اللہ اللہ (۲۳) جلوۂ وحدت، اللہ اللہ
اللہ اللہ شوقِ بے حد - کس کی یہ ہے آمد آمد؟

آمد آمد کس کی ہے اس دم — مژدہ رساں ہیں نوحؑ و آدمؑ
محوِ تجلّی دونوں عالم (۲۴) اُڑنے لگا ہے کس کا پرچم
آگیا لو وہ آنے والا - ختمِ رسل کہلانے والا

ایسا تھا منظور خدا کو — سامنے لائے نور و ضیا کو
پلٹے اس دنیا کی ہوا کو (۲۵) روشن کردے ارض و سما کو
زندہ پھر ہو دینِ مقدس - تازہ ہو آئینِ مقدس

آخری ایک پیمبر بھیجا — بہتر بھیجا، برتر بھیجا
دینِ حق کا رہبر بھیجا (۲۶) نائب خاص بنا کر بھیجا
ختم نبوت اس پر کردی
چشمِ عنایت اس پر کردی

ٹھیرا حق کا راج دلارا — دل کی تسکین آنکھ کا تارا
نام ہی رکھا کتنا پیارا (۲۷) کہہ کے محمدؐ اس کو پکارا
فخرِ مسیحاؑ، عظمتِ آدمؑ - صلی اللہ علیہ وسلّم

آئے صداقت لیکر آئے — آئے، رحمت لیکر آئے
دین کی دولت لیکر آئے (۲۸) شمع ہدایت لیکر آئے
دہر کو روشن کرنے آئے - بن کو گلشن کرنے آئے

آئے قرآں لیکر آئے — حکمِ یزداں لے کر آئے
علمِ عرفاں لے کر آئے (۲۹) آئے، ایماں لے کر آئے
صدقے تیرے آنیوالے - خاص شریعت لانیوالے

آتے ہی اُن کے بدلی دنیا — بدلی کفر و شرک کی دنیا
ہوگئی کیسی اچھی دنیا (۳۰) اچھی دنیا، پیاری دنیا
آیا زمانہ ایسے نبیؐ کا - ہوگیا رنگِ باطل پھیکا

راج یہ پایا جس کی بدولت — جس نے دلائی ہم کو یہ نعمت
مصدرِ فطرت، مظہرِ وحدت (۳۱) قاطعِ کفر و شرک و بدعت
قائدِ اعظم، سرورِ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم